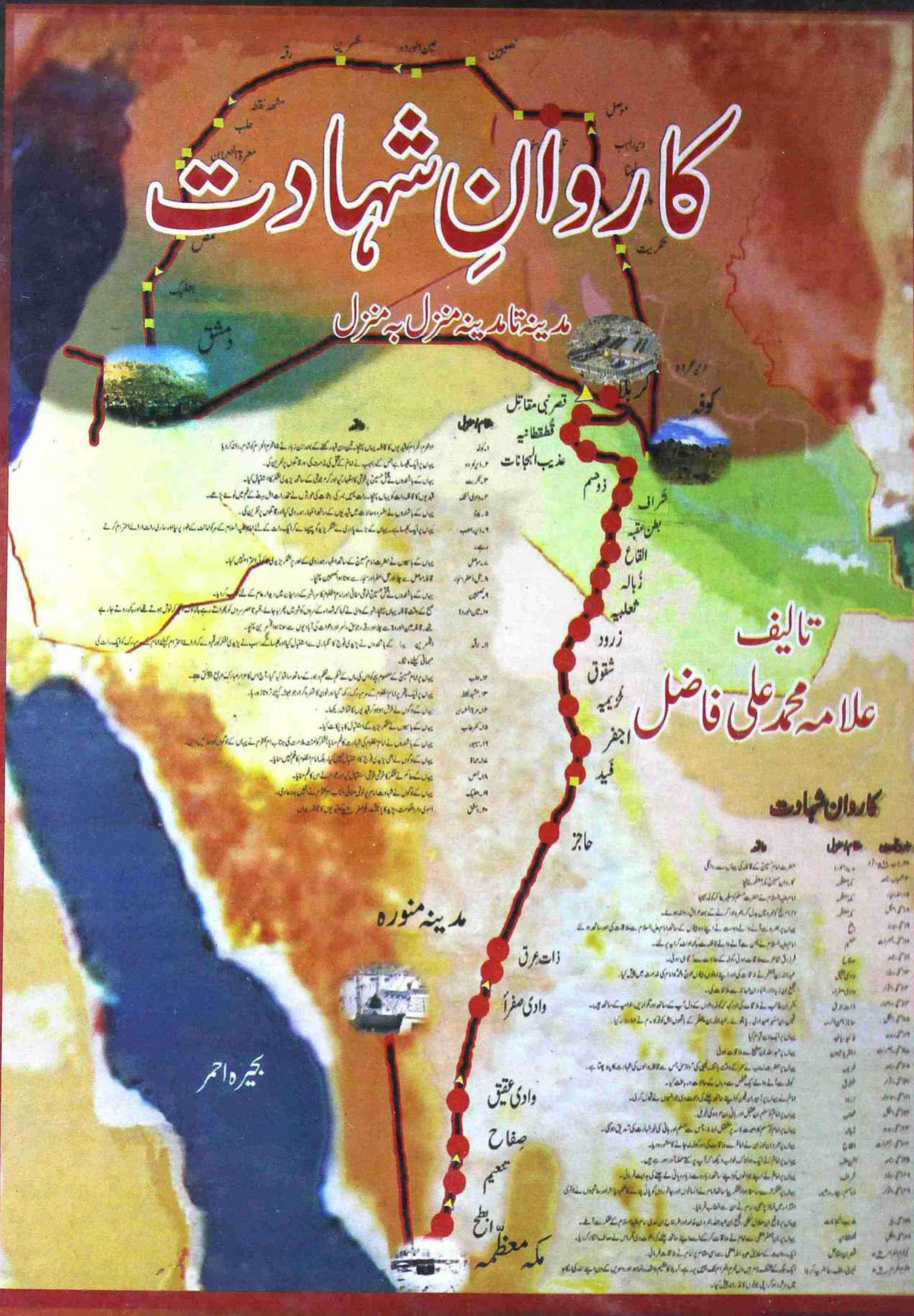
# کاروانِ شہادت

## مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الْاِصلَاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ............

# کاروانِ شہادت

## مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف


حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی



ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل،

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

ہوئے:

اے لوگو! خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ کی ذات کو مبعوث بر سالت فرمایا اور انہوں نے لوگوں کو خدا کی توحید اور یگانہ پرستی کی دعوت دی، وہ خدا کی طرف سے ''بشیر'' یعنی (جنت کی خوشخبری دینے والے) اور نذیر (عذابِ جہنم سے ڈرانے والے) رسولؐ تھے، انسانوں کیلئے ہدایت کی مشعلِ راہ تھے۔

لوگو! یہ فرات کا پانی ہے جس سے جنگل اور بیابان کے جانور تو خوب سیراب ہو کر پی رہے ہیں لیکن تم نے اسے نواسہ رسولؐ سے روک رکھا ہے، کیا یہی اجر رسالت ہے؟ یعنی خدا نے قرآن مجید کے سورہ شوریٰ میں فرمایا ہے کہ: ''قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ'' کہ اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے رسالت کا اجر اور کچھ نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے قرابتداروں سے محبت کیا کرو۔

تو کیا اسے محبت کہتے ہیں کہ صحرائی جانور تو دریا کے پانی سے خوب سیراب ہوں اور نواسہء رسولؐ اس سے محروم رہے؟''

محمد بن ابی طالب کہتے ہیں کہ:

''فوجِ اشقیاء اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو گئی اور امام حسین علیہ السلام بھی اپنے کچھ ساتھیوں سمیت اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے، ان کے آگے آگے بریر چل رہے تھے۔

امام نے انہیں فرمایا: ''اس قوم کے ساتھ بات کرو!''

چنانچہ بریر نے آگے بڑھ کر اس سے ان الفاظ میں خطاب فرمایا:

## بریر کا خطاب:

''اے لوگو! خدا کا تقویٰ اختیار کرو، یہ اہلِ بیتِ پیغمبرؐ ہیں جو تمہارے سامنے ہیں، یہی تو رسول گرامیؐ کی اولاد اور ان کا حرم ہیں، تم نے اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟''

تو فوجِ اشقیاء نے جواب دیا کہ: ''ہم انہیں گرفتار کر کے ابن زیاد کے پیش کریں گے آگے اس کی مرضی کہ ان کے بارے میں کیا فیصلہ کرتا ہے؟''

بریر نے کہا:

'' آیا تم اس بات کو قبول نہیں کرتے کہ امام حسینؑ جہاں سے آئے تھے، ادھر ہی کو واپس چلے جائیں ؟ او کوفیو! تم پر افسوس ہے، آیا تم نے اپنے خطوط اور عہد و پیمان سب یکسر بھلا دیئے ہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے پیغمبرؐ کے اہلِ بیتؑ کو دعوت دے کر اور ان کے ساتھ یہ پیمانِ وفا باندھ کر کہ ہم اپنے آپ کو آپ پر قربان کر دیں گے، ان کے تمہارے پاس آجانے پر انہیں گرفتار کر کے ابن زیاد ملعون کے پیش کرنے پر اتر آئے ہو؟!! ان پر اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر فرات کا بہتا پانی بند کر چکے ہو؟ کتنا برا سلوک کیا ہے تم نے اپنے نبی کے اہلِ بیتؑ کے ساتھ!! خدا تمہیں قیامت کے دن پیاسا رکھے تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کتنے خراب لوگ ہو؟؟''

اتنے میں ایک یزیدی سپاہی نے کہا: '' بریر! ہمیں معلوم نہیں تم کیا کہہ رہے ہو؟''

بریر نے کہا: '' خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافہ فرما دیا ہے''

(بحار الانوار جلد ۴۵ میں ہے کہ) پھر بریر نے اپنے رب کی بارگاہ میں یوں مناجات کی:

'' بار الہا! میں ان لوگوں کے اعمال سے تیری بارگاہ میں اظہارِ برائت کرتا ہوں بارِ الہا! ان لوگوں کے دلوں میں اپنی طرف سے خوف اور وحشت ڈال دے اور ان کے ساتھ ایسا کر کہ جب وہ تیری بارگاہ میں پیش ہوں تو تُو ان سے غضبناک حالت میں پیش آئے!!''

یہ سن کر کوفیوں نے ان پر تیر چلانا شروع کر دیئے جس کی وجہ سے وہ اپنے خیمہ کی طرف واپس آ گئے۔

## عمر بن سعد کو خطاب:

بہر حال امامؑ نے اپنے دوسرے خطبے کے بعد عمر بن سعد کو طلب فرمایا باوجود یکہ وہ امامؑ کا سامنا کرنے سے گھبراتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ براہِ راست امامؑ کے سامنے آئے اور ایک دوسرے سے باتیں کریں، چنانچہ وہ بادلِ ناخواستہ آگے آیا امام رؤف نے آخری مرتبہ اس پر اتمام حجت کی جنگ کے خطرناک انجام سے آگاہ کیا اس کو اپنے برے انجام سے مطلع کیا اور کتاب مقتل خوارزمی جلد ۲ ص ۸، مقتل عوالم ص ۸۴ کے مطابق امامؑ نے ارشاد فرمایا:

''اَی عُمَرُ! اَتَزْعَمُ اَنَّکَ تَقْتُلُنِیْ وَیُوَلِّیکَ الدَّعِیُّ بِلَادَ الرَّیِّ وَجُرْجَانَ وَاللّٰہِ لَا تَتَہَنَّأُ بِذَالِکَ مَعْہُوْدٌ، فَاصْنَعْ مَا اَنْتَ صَانِعٌ، فَلَا تَفْرَحُ بَعْدِی بِدُنْیَا وَلَا آخِرَۃَ، وَکَأَنِّی بِرَأْسِکَ عَلٰی قَصْبَۃٍ یَتَرَامَاہُ الصِّبْیَانُ بِالْکُوْفَۃِ، وَیَتَّخِذُوْنَہٗ غَرَضًا بَیْنَہُمْ''